انوارِ شریعت
سنّی دار الاشاعت
علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ
فیصل آباد پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

(ہزاروں مسائل کی معلومات کا خزینہ)

جامع الفتاویٰ

حصہ اوّل ——— تا ——— ہشتم

از

- افادات مجدد اسلام شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مرادآبادی قدس سرہٗ
- مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی

۸۰/-

الناشر

سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

بار اول ———— سنہ ۱۹۷۰ء سنہ ۱۳۹۰ھ

تعداد ———— ایک ہزار

ناشر ———— سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

مطبوعہ ———— دین محمدی پریس لاہور

کتابت ———— غلام سرور قادری رضوی

قیمت ———— سفید کاغذ ۱۲ روپے۔ نیوز پیپر ۱۰ روپے

نماز ان کے پیچھے ادا کرتے تھے۔ اور مناسک حج میں بھی ان کی متابعت فرماتے تھے۔ کتب حدیث میں یہ بھی تصریح ہے کہ جناب امیر نبوارئ ناقہ قطع مسافت کر کے بعجلت تمام حضرت ابوبکر کے پاس جا پہنچے تو آپ نے پوچھا اَمِیْرًا جِئْتَ اَمْ مَامُوْرًا کیا آپ امیر ہو کر آئے ہیں یا مامور ہو کر۔ آپ نے جواب میں فرمایا (جِئْتُ مَامُوْرًا) میں آپ کے ماتحت مامور ہو کر آیا ہوں۔ خلاصہ یہ کہ امیر الحج کے ذمہ جو چند لاکھ نفوس کے سردار تھے اتنا بڑا کام تھا کہ ان سے اعمالنا سورۂ برات کا ہر خیمہ میں جا کر سنانا مقصود تھا اس لئے اس کام کے لئے علیحدہ شخص مقرر ہونا ضروری تھا چنانچہ جناب امیر نے یہ کام بوجہ احسن پورا کیا اور حضرت ابوبکر نے اپنا کام خوش اسلوبی سے انجام دیا اور یوں حضور علیہ السلام کی نیابت کا پورا پورا حق ادا کیا۔ پھر کتنی بڑی بے انصافی ہے کہ ان ہر دو اصحاب میں سے کسی ایک کی بے قدری کی جائے۔

سوال :۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس مسئلہ میں کہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین کو مسلمان سمجھنا چاہیئے یا اس کے برعکس؟

کیونکہ ایک مولوی نظام آباد میں مسمی فضل احمد کہتا ہے کہ وہ مسلمان نہ تھے اور نہ ہی ناجی ہیں۔ کیا اسکا یہ کہنا سچ ہے اور ایسے آدمی کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ جواب دو اجر ملے گا۔

السائل خاکسار فضل الٰہی نقشبندی۔ قوم آہنگر۔ یکم اکتوبر سنہ ۱۹۲۰

جواب :۔ بیشک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین ناجی اور مسلمان تھے۔ اور ملت حضرت ابراہیم علیہ السلام پر تھے۔ جیسا کہ قرآن مجید و احادیث صحیحہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین و علمائے متاخرین رحمہم اللہ کے اقوال سے ثابت ہے۔ وہو ہذا :۔ وَتَقَلُّبَكَ فِى السَّاجِدِيْنَ پ ۱۹ تفسیر در منثور میں امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اس کے تحت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بایں طور حدیث شریف نقل فرماتے ہیں مَازَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَلَّبُ فِىْ اَصْلَابِ الْاَنْبِيَاءِ حَتّٰى وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اصلاب انبیاء میں پھرتے چلے آئے حتی کہ آپ کو ان کی ماں نے جنا اور نسیم الریاض قاضی عیاض صفحہ ۱۶، سطر ۲ میں بایں طور حدیث مذکور ہے۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مِنْ نَبِيٍّ اِلٰى نَبِيٍّ حَتّٰى اَخْرَجْتُكَ نَبِيًّا یعنی میں تم کو ایک نبی سے دوسرے نبی کی جانب منتقل کرتا رہا۔ اور بخاری شریف میں فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بُعِثْتُ رَسُوْلًا مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِىْ كُنْتُ مِنْهُ یعنی میں بنی آدم کے بہترین طبقات سے مبعوث ہوا ہوں ہر قرن بعد دوسرے قرن کے یہاں تک کہ میں اس قرن سے ہوا جس سے کہ ہوا۔ اور مسلم شریف میں ہے کہ فرمایا آپ نے کہ خداوند کریم نے اولاد اسمٰعیل علیہ السلام سے

کنانہ کو چن لیا اور اس سے قوم قریش کو اور ان سے بنی ہاشم کو اور ان سے مجھکو اور ترمذی میں ہے کہ فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام قبیلوں سے اچھے قبیلہ سے پیدا کیا۔ پھر گھروں کو چنا تو مجھے سب سے اچھے گھر میں ظاہر فرمایا۔ اور تفسیر لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ کے ذیل میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نَسَبًا وَّصِهْرًا وَّحَسَبًا لَيْسَ فِيْ اٰبَآئِيْ مِنْ لَّدُنْ اٰدَمَ سِفَاحٌ كُلُّنَا نِكَاحٌ یعنی میں نسب اور صہر اور حسب سب باتوں تم ہی میں کا ہوں۔ اور حضرت آدم سے لے کر اس وقت تک میرے باپ دادوں میں زنا نہیں ہے۔ سب کے سب نکاحی ہیں۔ اور کہا ابن کلبی نے کہ میں نے پانسو نانی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کو قلم بند کیا۔ ان میں سے کسی پر عیب جاہلیت و زنا کا نہیں پایا۔ نقل از نسیم الریاض صفحہ ۱۶۔

اور امام ابو نعیم دلائل النبوۃ میں بسند متصل بایں طور حدیث نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نقل فرماتے ہیں۔ لَمْ يَلْتَقِ اَبَوَايَ فِيْ سِفَاحٍ لَمْ يَزَلِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَنْقُلُنِيْ مِنْ اَصْلَابٍ طَيِّبَةٍ اِلٰى اَرْحَامٍ طَاهِرَةٍ صَافِيًا مُّهَذَّبًا۔ یعنی میرے والدین زنا پر نہیں ہوئے۔ اللہ عزوجل مجھے پاک پشتوں سے پاک ارحام کی طرف صاف و مہذب نقل کرتا رہا۔ اور اس حدیث کی تائید میں خود قرآن مجید شاہد ہے۔ وہو ہذا۔ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ پ ۱۸۔ یعنی گندی عورتیں گندے مردوں کے واسطے ہیں۔ اور گندے مرد گندی عورتوں کے واسطے ہیں۔ الخ

اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب اشعۃ اللمعات میں لکھا ہے۔ انا آبائے کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس ہمہ الست ان از آدم تا عبداللہ طاہر و مطہر اند از دنس کفر و رجس و شرک۔ الخ۔

اور کتاب ماثبت بالسنۃ صفحہ ۶۰۸ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صاحب طبرانی نے یہ حدیث تحریر فرمائی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مدینہ سے مکہ کی طرف دوبارہ تشریف لائے تو راستہ میں مقام ابواء میں جانب حزن و ملال از قبر والدہ کی تربت پر بیٹھ گئے۔ بعد ازاں بڑی خوشی سے تشریف لائے۔ اور میں نے بڑے ادب سے دریافت کیا تو فرمایا آپ نے سَاَلْتُ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ فَاَحْيَا لِيْ اُمِّيْ وَاٰمَنَتْ بِيْ ثُمَّ رَدَّهَا اور دوسری حدیث میں اَحْيَا اَبَوَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اٰمَنَا بِهٖ یعنی حضرت کے والدین زندہ ہوئے۔ یہاں تک کہ ایمان لائے تھے ساتھ آپ کے اس سے آپ کو نہایت خوشی پر خوشی ہوئی۔ اور بعض محدثین نے اس حدیث پر کلام کیا ہے لیکن علمائے محققین نے فیصلہ دیا ہے۔ اِنَّ اَبَوَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاجِيَانِ وَلَيْسَا فِي النَّارِ وَالْكَلَامُ فِيْ اٰبَآئِهِ الشَّرِيْفَةِ طَوِيْلٌ وَالسُّكُوْتُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَحْوَطُ یعنی بیشک آپ کے والدین ناجی ہیں۔ دوزخی نہیں۔ اور اس میں بحث

گفتگو ہے۔ لیکن اس مسئلہ میں سکوت کرنا بہتر ہے۔ اور در مختار میں ہے لَا یُفْتٰی بِتَکْفِیْرِ مُسْلِمٍ کَانَ فِیْ کُفْرِہٖ خِلَافٌ وَلَوْ رِوَایَۃً ضَعِیْفَۃً یعنی فتویٰ نہ دیا جائے تکفیر پر اوس مسلمان کے حق میں کہ جس کے کفر میں اختلاف ہو۔ اگرچہ دلیل اس کی اسلام کی ضعیف ہو۔ الخ

نقل از سرور المحزون ترجمہ قرۃ العیون صفحہ ۲۳ جلد اول از تصنیف شاہ ولی اللہ اور کتاب ما ثبت بالسنۃ وقرۃ العیون صفحہ ۲۷ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی وصاحب عیون علامہ حافظ شمس الدین ومشقی بن ناصر الدین کا فیصلہ اس بارہ میں یوں ہے۔ شعر

حَبَی اللّٰہُ النَّبِیَّ مَزِیْدَ فَضْلٍ عَلٰی فَضْلٍ وَکَانَ بِہٖ رَؤُفًا
فَاَحْیٰ اُمَّہٗ وَکَذَا اَبَاہُ لِاِیْمَانٍ بِہٖ فَضْلًا لَطِیْفًا
فَسَلِّمْ فَالْقَدِیْمُ بِذَا قَدِیْرٌ وَاِنْ کَانَ الْحَدِیْثُ بِہٖ ضَعِیْفًا

یعنی اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی کو بڑی بزرگی پر بزرگی بخشی اور اللہ ان پر بڑا مہربان ہے۔ پس ان کی ماں اور ایسے ہی ان کے باپ کو زندہ کیا اپنے فضل لطیف سے ان پر ایمان لانے کے واسطے پس مان اس بات کو کہ خدائے قدیم کی ذات قادر ہے اگرچہ اس حدیث میں کلام ہے۔

اور کتاب قرۃ العیون صفحہ ۳۲ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی قاضی ابو بکر مالکی سے سوال کرتا۔ کہ اگر کوئی شخص کہدے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین دوزخ میں ہیں تو اسکے بارے میں کیا حکم ہے۔ تو فرماتے وہ شخص ملعون ہے بحکم آیت شریف اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ الخ یعنی جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو۔ لعنت کی ان پر اللہ تعالےٰ نے دنیا اور آخرت میں۔ اور حدیث شریف میں ہے لَا تُؤْذُوا الْاَحْیَاءَ بِسَبِّ الْاَمْوَاتِ۔ یعنی ایذا نہ دو تم زندوں کو ساتھ بدگوئی مردوں کے۔ پس ان تمام دلائل قاطعہ سے ثابت ہوا کہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آباء و امہات آدم علیہ السلام سے لیکر سب کے سب مسلمان موحد اور آلودگی شرک وکفر وبدکاری سے پاک صاف رہے۔ کیونکہ مشرک کے حق میں الفاظ طاہر ومختار وغیرہ کبھی استعمال نہیں کئے جاتے۔ بلکہ اس کے حق میں نجس کا کلمہ استعمال کیا جاتا ہے چنانچہ قرآن شریف اس پر شاہد ہے اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ سورہ توبہ۔ اور یہ بھی ان دلائل سے ثابت ہوا کہ مطلق ایذا سبب لعنت کا ہوتا ہے۔

پس ناظرین انصاف فرمائیں کہ اس اذیت سے اور کونسی اذیت زیادہ ہوگی جو آپ کے والدین کو بے دھڑک کافر اور مشرک اور دوزخی کہدے۔ اور جو بعض لوگ کہتے ہیں کہ فقہ اکبر میں امام صاحب نے فرمایا ہے کہ مَاتَا عَلَی الْکُفْرِ

تو اسکا جواب صاحب عیون نے صفحہ ۱۳۱ میں یوں لکھا ہے فَتَدْسُوْسٌ عَلَی الْاِمَامِ وَیَدُلُّ عَلَیْہِ اَنَّ النُّسَخَ الْمُعْتَمَدَۃَ مِنْہُ لَیْسَ فِیْھَا شَیْءٌ مِنْ ذٰلِکَ۔ یعنی جو کہ فقہ اکبر میں ہے۔ کہ والدین آپ کے فوت ہوئے کفر پہ۔ بہتان داخل کیا ہے امام پہ اور دلالت کرتا ہے اس پر یہ کہ معتبر نسخوں میں فقہ اکبر کے اسکا کچھ نشان نہیں ہے۔ بلکہ یہ مقولہ ہے ابو حنیفہ بن یوسف بخاری کا نہ نعمان بن ثابت کوفی کا ایسا ہی کہا ہے ابن حجر مکی نے اپنے فتاویٰ میں۔ اور اگر بالفرض یہ تسلیم بھی کر لیا جاوے تو اسکے یہ معنے ہوں گے کہ مرے وہ کفر کے زمانہ میں نہ کہ کفر پہ۔ اور بعض علمائے دین نے کہا کہ ماتا کے قبل ما نافیہ تھا۔ کسی طرح سے ساقط ہوگیا ہے۔ اصلی عبارت یہ تھی۔ مَا مَاتَا عَلَی الْکُفْرِ۔ چنانچہ ارشاد الغبی صفحہ ۵ میں ہے۔ اور بعض علمائے دین کہتے ہیں کہ فقہ اکبر ماماتا صاحب کی تصنیف نہیں ہے۔ اور جو قائل ہیں اسکا جواب شاہ عبد العزیز نے اپنے فتاویٰ میں دے دیا ہے۔ اور در مختار کا استدلال بھی صحیح نہیں۔ کیونکہ اس میں سوء ادبی پائی جاتی ہے۔ اور جن حدیثوں سے کچھ عدم اسلام ظاہر ہوتا ہے وہ سب کی سب ضعیف اور متروک ہیں۔ قابل اعتقاد کے نہیں۔ غرضیکہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین کو کافر و مشرک و ناری کہنا ہرگز ہرگز جائز نہیں ہے۔ کیونکہ ان کے اسلام و موحد ہونے پر بڑے بڑے علمائے دین کے فتویٰ موجود ہیں جن کے اسمائے مبارک یہاں پر مختصراً درج کئے جاتے ہیں۔ وہو ہذا۔

امام ربانی ابن حجر عسقلانی۔ اور امام ہادی کبیر اور امام قرطبی اور خطیب بغدادی اور امام ابن عساکر اور علامہ صلاح الدین صفدی اور حضرت شمس الدین دمشقی۔ اور حضرت محب الدین طبری اور حضرت ابن حجر مکی اور شیخ الہند عبد الحق محدث دہلوی وغیرہ وغیرہ اور جو شخص آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین کو مشرک اور ناری کہے، اسکے پیچھے نماز ہرگز درست نہیں تاوقتیکہ وہ توبہ اور تجدید ادا نہ کرے۔ فقط۔ واللہ اعلم بالصواب۔

المجیب

خادم شریعت فقیر نظام الدین ملتانی حنفی قادری عفی اللہ عنہ از خلفائے حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

سوال: عبد المطلب وہاشم و عبد المناف کا اصلی نام کیا تھا۔ اور ان کی وجہ تسمیہ کیا تھی؟ جواب دو اجر ملیگا۔

نوٹ: حضرت شیخ کمال الدین شمسی علیہ الرحمۃ سے کسی شخص نے پوچھا کہ جو شخص نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین کے بارے میں کہے کہ وہ دوزخ میں ہیں اس کے لئے آپ کا کیا فیصلہ ہے۔ آپ نے فرمایا وہ ملعون ہے۔ بحکم آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ اور کتاب اشعۃ اللمعات صفحہ ۷۱۵ جلد ۱ میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو علامہ جلال الدین سیوطی پر کہ جس نے کئی رسالے اس بارے میں لکھے کہ حضور کے والدین مسلمان تھے۔ اور خوب رد کیا ملا علی قاری کے فتویٰ کا جس میں تکفیر والدین کا ذکر تھا۔ اور ملا علی قاری کی اس حرکات پر سخت افسوس ہے۔ ۱۲

خادم شریعت محمد نظام الدین عفا اللہ عنہ ملتانی۔ وزیر آباد۔

638 – حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا منذر عن شعبة عن يعلى بن عطاء عن وكيع بن عدس عن أبي رزين العقيلي قال: قلت: يا رسول الله أين أمي قال: "أمك في النار قال: قلت: فأين من مضى من أهلك قال: أما ترضى أن تكون أمك مع أمي.

حديث صحيح وإسناده ضعيف كما سبق بيانه في الحديث و459 و 460 و812.

وإنما صححه لأن له شاهدا من حديث أنس بن مالك مرفوعا:

"إن أبي وأباك في النار".

أخرجه مسلم.

الكتاب: كتاب السنة (ومعه ظلال الجنة في تخريج السنة بقلم: محمد ناصر الدين الألباني)
290-1
المؤلف: أبو بكر بن أبي عاصم وهو أحمد بن عمرو بن الضحاك بن مخلد الشيباني (المتوفى: 287هـ)
الناشر: المكتب الإسلامي
الطبعة: الطبعة الأولى، 1400هـ/ 1980م
عدد الأجزاء: 2

مسند أبي حمزة أنس بن مالك

6806– حدثنا محمد بن معمر , أخبرنا روح، حدثنا حماد، يعني ابن سلمة، عن ثابت، عن أنس؛ أن رجلا قام إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: أين أبي؟ قال: في النار فلما قفى دعاه فقال: إن أبي وأباك في النار.

وهذا الحديث لا نعلم رواه، عن ثابت، عن أنس إلا حماد بن سلمة.

الكتاب: مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار **267-13**
المؤلف: أبو بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق بن خلاد بن عبيد الله العتكي المعروف بالبزار (المتوفى: 292هـ)
المحقق: محفوظ الرحمن زين الله، (حقق الأجزاء من 1 إلى 9)
وعادل بن سعد (حقق الأجزاء من 10 إلى 17)
وصبري عبد الخالق الشافعي (حقق الجزء 18)
الناشر: مكتبة العلوم والحكم - المدينة المنورة
الطبعة: الأولى، (بدأت 1988م، وانتهت 2009م)
عدد الأجزاء: 18

3516 - حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيْنَ أَبِي؟ قَالَ: «فِي النَّارِ» . فَلَمَّا قَفَّى دَعَاهُ قَالَ: «إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ»

[حكم حسين سليم أسد] : إسناده صحيح

الكتاب: مسند أبي يعلى **229-6**
المؤلف: أبو يعلى أحمد بن علي بن المثُنى بن يحيى بن عيسى بن هلال التميمي، الموصلي (المتوفى: 307هـ)
المحقق: حسين سليم أسد
الناشر: دار المأمون للتراث - دمشق
الطبعة: الأولى، 1404 - 1984
عدد الأجزاء: 13

حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُذْرِيُّ، قَالَ: ثنا عِمْرَانُ بْنُ خَالِدِ بْنِ طَلِيقِ [ص:278] بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ قُرَيْشًا جَاءَتْ إِلَى الْحُصَيْنِ، وَكَانَتْ تُعَظِّمُهُ، فَقَالُوا لَهُ: كَلِّمْ لَنَا هَذَا الرَّجُلَ، فَإِنَّهُ يَذْكُرُ آلِهَتَنَا وَيَسُبُّهُمْ، فَجَاءُوا مَعَهُ حَتَّى

جَلَسُوا قَرِيبًا مِنْ بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدَخَلَ الْحُصَيْنُ، فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَوْسِعُوا لِلشَّيْخِ» ، وَعِمْرَانُ وَأَصْحَابُهُ مُتَوَافِدُونَ، فَقَالَ حُصَيْنٌ: مَا هَذَا الَّذِي يَبْلُغُنَا عَنْكَ، إِنَّكَ تَشْتُمُ آلِهَتَنَا وَتَذْكُرُهُمْ، وَقَدْ كَانَ أَبُوكَ جَفْنَةً وَخُبْزًا فَقَالَ: «يَا حُصَيْنُ، إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ، يَا حُصَيْنُ، كَمْ إِلَهًا تَعْبُدُ الْيَوْمَ؟» قَالَ: سَبْعَةً فِي الْأَرْضِ، وَإِلَهًا فِي السَّمَاءِ، قَالَ: «فَإِذَا أَصَابَكَ الضُّرُّ مَنْ تَدْعُو؟» قَالَ: الَّذِي فِي السَّمَاءِ، قَالَ: فَإِذَا هَلَكَ الْمَالُ مَنْ تَدْعُو؟ " قَالَ: الَّذِي فِي السَّمَاءِ، قَالَ: «فَيَسْتَجِيبُ لَكَ وَحْدَهُ، وَتُشْرِكُهُمْ مَعَهُ؟» وَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَدْ أَمْلَيْتُهُ فِي كِتَابِ الدُّعَاءِ

الكتاب: كتاب التوحيد وإثبات صفات الرب عز وجل

المؤلف: أبو بكر محمد بن إسحاق بن خزيمة بن المغيرة بن صالح بن بكر السلمي النيسابوري (المتوفى: 311هـ)

المحقق: عبد العزيز بن إبراهيم الشهوان

الناشر: مكتبة الرشد – السعودية – الرياض

الطبعة: الخامسة، 1414هـ – 1994م

عدد الأجزاء: 2

289 – حدثنا جعفر بن محمد الصائغ قال: ثنا عفان قال: ثنا حماد بن سلمة ح، وحدثنا أبو داود السجزي قال: ثنا موسى بن إسماعيل قال: ثنا حماد بن سلمة، عن ثابت، عن أنس بن مالك، أن رجلا قال: يا رسول الله، أين أبي؟ قال: «في النار» ، قال: فلما قفى دعا به فقال: «إن أبي وأباك في النار»

الكتاب: مستخرج أبي عوانة **93-1**

المؤلف: أبو عوانة يعقوب بن إسحاق بن إبراهيم النيسابوري الإسفراييني (المتوفى: 316هـ)
تحقيق: أيمن بن عارف الدمشقي
الناشر: دار المعرفة – بيروت
الطبعة: الأولى، 1419هـ- 1998م.
عدد الأجزاء: 5
الكتاب: مسند أبي عوانة 93-1
المؤلف: أبو عوانة يعقوب بن إسحاق الإسفرائيني
المتوفى: 316 هـ
المحقق: أيمن بن عارف الدمشقي
الناشر: دار المعرفة – بيروت
الطبعة: الأولى، 1998 م
عدد الأجزاء: 5

578 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَجُلًا قَامَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فقَالَ: أَيْنَ أَبِي؟ قَالَ: «فِي النَّارِ» فَلَمَّا قَفَّى دَعَاهُ، فقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ».

[1 :4]

رقم طبعة با وزير = (577)

[تعليق الألباني]

صحيح: م (1/ 132 - 133).

[تعليق شعيب الأرنؤوط]

إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم. عفان: هو ابن مسلم.

الكتاب: صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان **340-2**

المؤلف: محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبدَ، التميمي، أبو حاتم، الدارمي، البُستي (المتوفى: 354هـ)

المحقق: شعيب الأرنؤوط

الناشر: مؤسسة الرسالة – بيروت

الطبعة: الثانية، 1414 – 1993

عدد الأجزاء: 18 (17 جزء ومجلد فهارس)

3552 – حدثنا محمد بن عبد الله الحضرمي ثنا أبو كريب ثنا أبو خالد الأحمر عن داود بن أبي هند عن العباس بن عبد الرحمن : عن عمران بن الحصين قال : جاء حصين إلى النبي صلى الله عليه و سلم قال : أرأيت رجلا كان يصل الرحم ويقري الضيف مات قبلك ؟ فقال رسول الله صلى الله عليه و سلم : إن أبي وأباك في النار فما مضت عشرون ليلة حتى مات مشركا

3553 – حدثنا محمد بن عبد الله الحضرمي ثنا سويد بن سعيد ثنا علي بن مسهر عن داود بن أبي هند عن العباس بن عبد الرحمن : عن عمران بن حصين أن أباه أتى النبي صلى الله عليه و سلم وكان مشركا فقال : أرأيت رجلا يقري الضيف فذكر مثله

[المعجم الكبير – الطبراني]

الكتاب : المعجم الكبير **27-4**

المؤلف : سليمان بن أحمد بن أيوب أبو القاسم الطبراني

الناشر : مكتبة العلوم والحكم – الموصل

الطبعة الثانية ، 1404 – 1983

تحقيق : حمدي بن عبدالمجيد السلفي

عدد الأجزاء : 20

- 926 أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ الْأَذْرَعِيُّ، بِدِمَشْقَ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى الْعَسْكَرِيُّ، بِالرَّقَّةِ، ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَجُلًا، قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَيْنَ أَبِي؟، فَقَالَ: «فِي النَّارِ» ، فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ»

الكتاب: الإيمان لابن منده 2-871

المؤلف: أبو عبد الله محمد بن إسحاق بن محمد بن يحيى بن مَنْدَه العبدي (المتوفى: 395هـ)

المحقق: د. علي بن محمد بن ناصر الفقيهي

الناشر: مؤسسة الرسالة – بيروت

الطبعة: الثانية، 1406

عدد الأجزاء: 2

14078 – ما أخبرنا أبو عبد الله الحافظ، أنبأ أبو الحسن أحمد بن محمد بن عبدوس، ثنا عثمان بن سعيد الدارمي، ثنا موسى بن إسماعيل، ثنا حماد بن سلمة، ح قال: وأنا أبو بكر بن عبد الله واللفظ له، ثنا الحسن بن سفيان، ثنا أبو بكر بن أبي شيبة، ثنا عفان، ثنا حماد بن سلمة، عن ثابت، عن أنس، أن رجلا قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم: يا رسول الله، أين أبي؟ قال: " في النار " قال: فلما قفا دعاه، فقال: " إن أبي وأباك في النار " رواه مسلم في الصحيح، عن أبي بكر بن أبي شيبة

الكتاب: السنن الكبرى

308-7

المؤلف: أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي

(المتوفى: 458هـ)

المحقق: محمد عبد القادر عطا

الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت – لبنات

الطبعة: الثالثة، 1424 هـ - 2003 م

(67 أحاديث أبي رزين العقيلي رضي الله عنه)

1186 حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ وَكِيعَ بْنَ عُدُسٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أُمِّي كَانَتْ تَصِلُ الرَّحِمَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ وَمَاتَتْ مُشْرِكَةً فَأَيْنَ هِيَ؟ قَالَ: «هِيَ فِي النَّارِ» قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَيْنَ أُمُّكَ؟ قَالَ: «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ أُمُّكَ مَعَ أُمِّي»

الكتاب: مسند أبي داود الطيالسي **416-2**

المؤلف: أبو داود سليمان بن داود بن الجارود الطيالسي البصرى (المتوفى: 204هـ)

المحقق: الدكتور محمد بن عبد المحسن التركي

الناشر: دار هجر – مصر

الطبعة: الأولى، 1419 هـ - 1999 م

عدد الأجزاء: 4

حديث أبي رزين العقيلي لقيط بن عامر المنتفق (1)

16189 – قال حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن يعلى بن عطاء عن وكيع بن عدس عن أبي رزين عمه قال قلت يا رسول الله أين أمي قال أمك في النار قال قلت فأين من مضى من أهلك قال أما ترضى أن تكون أمك مع أمي

16189 – حدثنا محمد بن جعفر، حدثنا شعبة، عن يعلى بن عطاء،

عن وكيع بن عدس (1) ، عن أبي رزين عمه، قال: قلت: يا رسول الله، أين أمي؟ قال: " أمك في النار " قال: قلت: فأين من مضى من أهلك؟ قال: " أما ترضى أن تكون أمك مع أمي " (2)

= قال: ويدل عليه "ثم خلق عرشه على الماء" أي: جعل، وعلى هذا يحمل قوله: قبل أن يخلق خلقه على غير العرش، وما يتعلق به، وحينئذ لا إشكال في الحديث أصلا.

والعماء، بالفتح والمد: السحاب، ومن لا يقدر مضافا يقول: ليس المراد من العماء شيئا موجودا غير الله، لأنه حينئذ يكون من قبيل الخلق، والكلام مفروض قبل أن يخلق الخلق. بل المراد: ليس معه شيء، ويدل عليه رواية: كان في عمى- بالقصر- مفسر به. قال الترمذي: قال يزيد: العماء، أي ليس معه شيء، وعلى هذا كلمة "في" في قوله: "في عماء" بمعنى مع، أي كان مع عدم شيء آخر، ويكون حاصل الجواب الإرشاد إلى عدم المكان، وإلى أنه لا أين ثمة فضلا عن أن يكون هو في مكان. وقال كثير من العلماء: هذا من حديث الصفات، فنؤمن به ونكل علمه إلى عالمه.

قلنا: يتجه هذا في الخبر الصحيح المتلقى بالقبول عملا وتصديقا أما إذا كان ضعيفا كهذا الخبر، فلا يعتد به، ولا يعول عليه.

و"ما" في "ماتحته": نافية لا موصولة، وكذا في "وما فوقه".

(1) في (س) و (ق) و (م) و (ص) : حدس، والمثبت من (ظ 12) وهامش (س) ، وهو الموافق لرواية شعبة، وقد سلف ذلك في كلامنا على الرواية رقم (16182) .

(2) إسناده ضعيف، وكيع بن عدس سلف الكلام عليه في الرواية رقم (16182) ، وبقية رجاله ثقات رجال الصحيح.

وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنة" (638) ، والطبراني في "الكبير"=

الاسم : وكيع بن عدس ، و يقال بن حدس ، أبو مصعب العقيلى الطائفى

الطبقة : 4 : طبقة تلى الوسطى من التابعين

روى له : د ت س ق (أبو داود - الترمذي - النسائي - ابن ماجه)

رتبته عند ابن حجر : مقبول

رتبته عند الذهبي : وثق

الكتاب : **مسند الإمام أحمد بن حنبل** **109-26**

المؤلف : أحمد بن حنبل
المحقق : شعيب الأرنؤوط وآخرون
الناشر : مؤسسة الرسالة
الطبعة : الثانية 1420هـ ، 1999م
عدد الأجزاء : 50 (45+5 فهارس).

- 638 حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة، حدثنا غندر، عن شعبة، عن يعلى بن عطاء، عن وكيع بن عدس، عن أبي رزين العقيلي، قال: قلت: يا [ص:290] رسول الله، أين أمي؟ قال: «أمك في النار» . قال: قلت: فأين من مضى من أهلك؟ قال: «أما ترضى أن تكون أمك مع أمي؟»

الكتاب: السنة 289-1

المؤلف: أبو بكر بن أبي عاصم وهو أحمد بن عمرو بن الضحاك بن مخلد الشيباني (المتوفى: 287هـ)
المحقق: محمد ناصر الدين الألباني
الناشر: المكتب الإسلامي – بيروت
الطبعة: الأولى، 1400
عدد الأجزاء: 2

471 – حدثنا عبيد بن غنام ثنا أبو بكر بن أبي شيبة (ح) وحدثنا الحسين بن إسحاق التستري ثنا عثمان بن أبي شيبة قالا ثنا غندر عن شعبة عن يعلى بن عطاء عن وكيع بن عدس عن أبي رزين قال : قلت يا رسول الله أين أمي ؟ قال : (أمك في النار) قال : فأين من مضى من أهلك ؟ قال : أما ترضى أن تكون أمك مع امي

[المعجم الكبير – الطبراني] 208-19

الكتاب : المعجم الكبير
المؤلف : سليمان بن أحمد بن أيوب أبو القاسم الطبراني

الناشر : مكتبة العلوم والحكم – الموصل
الطبعة الثانية ، 1404 – 1983
تحقيق : حمدي بن عبدالمجيد السلفي
عدد الأجزاء : 20

---

211 – أَخبَرَنَا أَبُو مَنْصُورٍ مَحْمُودُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، إِذْنًا، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَاذَانَ الْمُقْرِئُ الْأَعْرَجُ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُورَكٍ الْقَبَّابُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ عَدْسٍ، عَنْ أَبِي رُزَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيْنَ أُمِّي؟ قَالَ: «أُمُّكَ فِي النَّارِ» ، قُلْتُ: فَأَيْنَ مَنْ مَضَى مِنْ أَهْلِكَ؟ قَالَ: «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ أُمُّكَ مَعَ أُمِّي؟» .

هَذَا حَدِيثٌ مَشْهُورٌ، وَوَكِيعٌ هَذَا كُنْيَتُهُ أَبُو مُصْعَبٍ، وَهُوَ صَدُوقٌ، صَالِحُ الْحَدِيثِ، وَيَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ طَائِفِيٌّ، نَزَلَ وَاسِطَ، وَمَاتَ بِهَا، قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: هُوَ ثِقَةٌ

الكتاب: الأباطيل والمناكير والصحاح والمشاهير 385-1
المؤلف: الحسين بن إبراهيم بن الحسين بن جعفر، أبو عبد الله الهمذاني الجورقاني (المتوفى: 543هـ)
تحقيق وتعليق: الدكتور عبد الرحمن بن عبد الجبار الفريوائي
الناشر: دار الصميعي للنشر والتوزيع، الرياض – المملكة العربية السعودية، مؤسسة دار الدعوة التعليمية الخيرية، الهند
الطبعة: الرابعة، 1422 هـ – 2002 م

عدد الأجزاء: 2